PMS-005

سونیا افضل

مضمون

پاکستان موسمیاتی تبدیلی سے کیسے نمٹ رہا ہے

آب و ہوا کی عالمی تبدیلیوں کا باعث بننے والے عوامل میں پاکستان کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے لیکن اس کے باوجود یہ دنیا کے ان **10** ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ **2010** کے بعد حال ہی میں ملک میں آنے والے شدید ترین سیلاب کی وجہ سے پاکستان کو شدید انسانی بحران کا سامنا ہے جس کی وجہ سے لگ بھگ **تین کروڑ 30 لاکھ** افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ 1300 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور اربوں ڈالر کا بنیادی ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے

لیکن ایک دہائی سے کچھ زائد عرصے کے دوران دوسری بار 2022 میں پاکستان میں آنے والے شدید ترین سیلاب کی وجہ سے ملک میں شدید ترین انسانی بحران کا سامنا ہے جس کی وجہ ماہرین **آب و ہوا** تبدیلی کو قرار دیتے ہیں۔

لیکن اب یہ سوال زیر بحث ہے کہ آب و ہوا کی تبدیلیوں کا باعث بننے والے عوامل بشمول گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں پاکستان کا حصہ انتہائی کم ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان کیوں

ہو رہا ہے؟ گرین

ان تبدیلیوں سے شدید متاثر ہو رہا ہے؟ گرین

ہاؤس گیس بشمول کاربن ڈائی آکسائیڈ، نائٹرس

آکسائیڈ، میتھین ہوا میں جذب ہو کر سورج

کی تیز شعاعوں کو روکنے میں مدد دینے والی

اوزون تہہ کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتی ہے

جس کی وجہ سے زمین کا **درجہ حرارت** بڑھتا ہے

موسمیات کے ماہرین کا کہنا

ہے کہ پاکستان کا **جغرافیائی محل وقوع**، ملک

کے شمال میں تیزی سے پگھلتے گلیشیئرز، غیر

غیر منصوبہ بندی کے پھیلتے ہوئے شہر اور

شہروں کی طرف آبادی کی نقل مکانی میں

اضافہ ان وجوہات میں شامل ہے۔ پانی کی

گزرگاہوں میں رکاوٹوں کے علاوہ کئی

دیگر مقامی عوامل ہیں جو آب و ہوا کی

عالمی تبدیلیوں کے اثرات کو پاکستان کے

لیے شدید اور خطرناک بنا رہے ہیں

ماہر موسمیات **ڈاکٹر حنیف**

کہتے ہیں کہ:

پاکستان اور جنوبی ایشیا کے

دیگر ملکوں میں ہوا کا کم دباؤ مون سون

کی بارشوں کا باعث بنتا ہے

وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی شیری رحمان نے ذرائع ابلاغ سے بات چیت کرتے ہوئے پاکستان کو عالمی حدت کا "گراؤنڈ زیرو" قرار دیا۔
انھوں نے کہا کہ پاکستان جیسے ممالک کو زد میں لینے والی موسمیاتی تباہ کاریوں کی تیز رفتار اور ہولناک نوعیت کے پیش نظر مضر صحت گیسوں کے عالمی اخراج کے اہداف اور تلافی پر از سر نو غور کیا جانا چاہیے۔
ماہرین کے بقول رواں برس اپریل، مئی میں پاکستان میں درجۂ حرارت میں غیر معمولی اضافے کی وجہ سے ہوا کا یہ دباؤ نہایت کم ہو کر بلوچستان منتقل ہو گیا ہے جس کی وجہ سے **مون سون بارشوں** کی معمول کی ترتیب بدل گئی۔ ان کے بقول بالائی علاقوں کے برعکس بلوچستان، جنوبی پنجاب اور بالائی سندھ میں مون سون کے بادل رواں برس جم کر برسے گے
عمومی طور پر مغرب سے آنے والی سرد ہوائیں افغانستان اور ایران کے شمالی علاقوں کے اوپر سے گزر جاتی ہیں۔ اس بار پاکستان میں **شدید گرمی کی لہر** کی وجہ سے ملک کے جنوبی وسطی علاقوں اور بلوچستان میں پیدا ہونے والے ہوا کے کم دباؤ نے ان سرد ہواؤں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔

اقوام متحدہ
سکاٹ لینڈ کے شہر گلاسکو میں
کے **'فریم ورک کنونشن آن لائمٹ چینج'**
کے زیر اہتمام 26 ویں کانفرنس آف دا پارٹیز
یا **کوپ 26** جاری ہے۔ جس پر پاکستان
سمیت دنیا بھر کی نظریں جمی ہیں۔ 31 اکتوبر
سے 12 نومبر کے درمیان جاری رہنے والی
اس عالمی کانفرنس میں دنیا کے **197 ممالک**
کے رہنما کرہ ارض کو موسمیاتی تبدیلی سے لاحق
خطرات سے نمٹنے کے لیے سفارشات اور تجاویز
پر غور کر رہے ہیں۔

عالمی تھنک ٹینک **'جرمن واچ'** نے اپنی حالیہ رپورٹ میں 2000
سے 2019 تک دو دہائیوں کے دوران شدید
نوعیت کے موسمی حالات اور قدرتی آفات
کا جائزہ لیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ اس
مدت کے دوران عالمی معیشت کو **2.56
کھرب امریکی ڈالر** کا نقصان پہنچا ہے۔

جرمن واچ کے **گلوبل کلائمٹ انڈیکس** میں آبادی کے
لحاظ سے دنیا کے پانچویں بڑے ملک
پاکستان کو عالمی تنظیموں کی جانب سے
موسمیاتی تبدیلیوں سے متاثر ممالک کی فہرست
میں **آٹھویں** نمبر پر رکھا گیا ہے۔

جرمن واچ نے رپورٹ میں کہا کہ **فلپائن** اور **ہیٹی** کے بعد **پاکستان** دنیا میں موسمی حالات کی وجہ سے آنے والی قدرتی آفات سے سب سے زیادہ اور مستقل طور پر متاثر ملک ہے۔

پاکستان کی جی ڈی پی کے پر پوائنٹ پر اعشاریہ **52 فیصد** نقصان موسمیاتی تبدیلی کے باعث ہو رہا ہے اور ۱۹ سالوں میں پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے کئی قدرتی آفات رونما ہوئی ہیں جن میں پانچ بڑے خطرات شامل ہیں:

۱. سیلاب
2. خشک سالی اور شدید قحط سالی
3. سطح سمندر میں اضافہ (سی لیول رائز)
4. ٹراپیکل سائیکلون
5. شدید گرمی کی لہر (ہیٹ ویو)

2010 میں آنے والے سیلاب جسے **"پاکستان سپر فلڈ 2010"** کے نام سے جانا جاتا ہے میں سیلاب نے بڑے پیمانے پر جانی نقصان کے ساتھ معیشت کو بھی شدید نقصان پہنچایا تھا۔ **نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی** کے اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۱۰ کے سیلاب سے پنجاب کے **80 لاکھ** افراد متاثر ہونے کے ساتھ صوبے کو ۹۰۰ ملین روپے کا نقصان اٹھانا پڑا تھا۔

عالمی تنظیم 'ایکشن ایڈ' کی حالیہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان میں سطح سمندر میں اضافہ، میٹھے پانی کی قلت، فصلوں کی پیداوار میں کمی، حیاتیاتی تنوع کے نظام میں بگاڑ اور قحط سالی کے باعث 2020 تک 6 لاکھ 82 ہزار لوگ موسمیاتی مہاجرین بن کر نقل مکانی کر گئے ہیں۔ ماضی میں کئی سالوں بعد کوئی "ٹراپیکل سائیکلون" بنتا تھا مگر اب اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان سے تو سائیکلون بڑی تعداد میں نہیں ٹکراتے مگر پاکستان کے نزدیک سے گزرنے کے باعث کراچی، حیدرآباد اور دیگر ساحلی شہروں میں تیز ہوائیں چلنے سے کافی نقصان کا خدشہ ہوتا ہے۔ 2015 کے موسم گرما کے دوران کراچی شہر میں درجہ حرارت 49 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا تھا۔ اس ہیٹ ویو کے دوران سرکاری طور پر 1200 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ایدھی فاؤنڈیشن کے سربراہ کے مطابق ہزاروں اموات ہوئی تھیں۔ موسمیاتی تبدیلی کی بڑی وجہ کوئلہ، گیس، تیل کا استعمال ہے۔ ان سے نکلنے والا ایندھن ماحولیاتی آلودگی کا سبب ہے۔ یہ ایندھن بجلی کے کارخانوں، ٹرانسپورٹ اور گھروں کو گرم کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے

دن بدن زمین پر **درختوں کی کٹائی** جس سے گرین ہاؤس گیسز کا استعمال زیادہ ہے پانی کا ضائع کرنا صنعتوں میں ماحول دشمن سرگرمیاں شامل ہیں۔ اسی طرح ان وسا **فوسل فیولز** کو جلانے سے گرین ہاؤس گیسز خارج ہوتی ہیں۔ ماحول دشمن انسانی سرگرمیاں موسمیاتی تبدیلی کا سبب بن رہی ہیں۔

حالیہ برسوں میں **گلیشیرز** کے پگھلنے سے گلگت بلتستان اور خیبر پختونخواہ کے مختلف مقامات پر تین ہزار 44 جھیلیں بن چکی ہیں جن میں سے 33 میں پانی کی سطح خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے اور اقوام متحدہ کے مطابق یہ جھیلیں کسی بھی وقت پھٹ سکتی ہیں۔

اقوام متحدہ کا ترقیاتی ادارہ مقامی حکام کے ساتھ مل کر ان خطرات کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق گلگت بلتستان اور خیبر پختونخواہ میں 71 لاکھ افراد اس قسم کی قدرتی آفات سے متاثر ہو سکتے ہیں

یو این ڈی پی پاکستان سے منسلک ماہر ماحولیات **حمید احمد** کا کہنا کہ 2000 کے بعد دو عشروں میں صرف چترال میں جھیلوں کے اچانک پھٹنے یا گلوف **(گلیشیل لیک**

آؤٹ برسٹ) کے 10 سے زیادہ واقعات ہو چکے ہیں

واشنگٹن میں ویلسن سینٹر میں خطاب کرتے ہوئے **وزیر خارجہ** **بلاول بھٹو زرداری** نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے ہم مل کر نمٹ سکتے ہیں ورنہ آج ہم متاثر ہیں تو مستقبل میں کوئی اور بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان عالمی سطح پر **کاربن کے اخراج** میں **0.8 فیصد** حصہ ہے مگر پاکستان کے 3 کروڑ 30 لاکھ لوگ اپنی زندگیوں، گھروں اور دیگر نقصانات کی صورت میں اس گلوبل کاربن کی قیمت ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر **چین** اور **امریکہ** موسمیاتی تبدیلی پر مل کر کام نہیں کریں گے تو موسمیاتی تبدیلی پر قابو نہیں پا سکیں گے اور نہ ہی ایک **"سیارے کو بچا سکتے ہیں"۔**

سائنس اس بارے میں واضح ہے دنیا کو 2030 تک ماحول میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کم از کم 45 فیصد تک کمی لانے کی ضرورت ہے تاکہ زمین کے درجہ حرارت کو **1.5 ڈگری سینٹی گریڈ** کی حد سے نیچے رکھنے کی غرض سے 2050 تک ماحول کو ان گیسوں سے

پاک کرنے کے لیے معتبر راہ اختیار کی جاسکے۔
ہمیں درپیش اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے

بائیڈن انتظامیہ نے آئندہ دس سال کے دوران امریکہ میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں 50 سے 52% فی صد تک کمی لانے کے عزم اور اس ہدف کے حصول کے لیے جلیرانہ پالیسیوں کا اعلان کیا ہے۔

زاہد احمد نے دو سال تک وزارت سنبھالی اس دوران انہوں نے حکومت کو پیرس معاہدے کے تحت کاربن کے اخراج کرنے سے متعلق اقدامات کے معاملے میں حکومت کی مدد کی، جس کے بعد حکومت نے صنعتوں میں گرین ہاؤس گیس کی صنعتیں بڑھانے کا فیصلہ کیا اور یہ 2030 تک نافذ العمل ہو جائے گا۔

گرین ہاؤس گیس کے منصوبے کی وجہ سے 2030 تک آلودگی کی شرح پاکستان سے 50 فی صد کم ہو جائے گی۔ اس ضمن میں پیرس معاہدے کے تحت پاکستان کو 65 سو ارب ڈالر کی عالمی امداد بھی دی جائے گی۔

زاہد حامد کے دور میں دیگر منصوبے متعارف ہوئے جن میں سرسبز پاکستان جس کے تحت **ارب درخت** لگائے گئے اور مشترکہ مفادات کونسل نے موسمیاتی تبدیلیوں کے "ایکٹ 2017" کو منظور کیا جس کے تحت تمام جنگلات کی حفاظت کی جاری ہے۔

وائلڈ لائف پاکستان کے نمائندے۔

نقی کا کہنا ہے کہ چھوٹا سا ہدف حاصل کرنے
سے صورتحال تبدیل نہیں ہوتی ہمیں
اس ضمن میں ہر چیز کے لیے واضح پالیسی
مرتب کرنی ہوگی۔

پاکستان کی ماحولیاتی
تبدیلیوں کی پالیسیاں تشکیل دینے والے
افسر چوہدری کا کہنا ہے کہ حکومت نے
بجٹ میں **8 فی صد** رقم مختص کی ہے
جو ایک اچھی رقم ہے۔ بعض علاقوں
میں ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہے جس کے
لیے فوری طور پر عملی اقدامات کرنے ہوں۔

سینیٹر خان کا کہنا ہے کہ
موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے صوبائی
حکومتوں کو اختیارات دینے پڑیں گے
تاکہ وہ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے
پالیسی مرتب کریں مگر صورتحال اس کے
برعکس ہے کہ وفاقی اداروں اور صوبائی
حکومتوں کے مابین تنازعات جاری ہیں

لاہور ہائی کورٹ کے
چیف جسٹس نے پنجاب میں ہونے
والی فوگ سے نمٹنے کے لیے عملی
اقدامات نہ کرنے پر **12 اراکین** پر
مبنی تشکیل دی ہے جو پنجاب
حکومت کی جانب سے کیے جانے والی
ناکافی انتظامات کی نشاندہی کرے

کہ سرکاری محکموں سے عمل درآمد کروائے گی۔
شعبہ زراعت کا دعویٰ ہے کہ وہ
خالی زمین پر درخت اگا کر جنگل بنائیں گے
اس طرح دیگر ادارے بھی کام کر رہے ہیں۔
حکومت کا کہنا ہے کہ پاکستان اپنے
محدود وسائل کے ذریعے آب و ہوا کی تبدیلیوں
اور گلوبل وارمنگ کی وجہ سے پیدا ہونے غیر
معمولی اثرات سے نمٹنے کے لیے کوشاں ہے
لیکن پاکستان حکومت بین الاقوامی برادری سے
بھی یہ توقع کرتی ہے کہ وہ پاکستان کو بروقت
امداد فراہم کریں تاکہ پاکستان اس معاملے
سے نمٹ سکے

بقول شاعر

رشتہ ماحول سے نبھاتے ہیں
آؤ ہم بھی شجر لگاتے ہیں
نیلے پیلے و رنگ برنگے پھول
ٹہنیوں پر جو کھلکھلاتے ہیں
چھاؤں میں بیٹھ کر درختوں کے
کس قدر ہم سکون پاتے ہیں
ان کی لکڑی سے لو جلاتے ہیں
چھت مکانوں کی ہم بناتے ہیں
بے سکونی میں جب اسد ان کو
دیکھتا ہوں تو دل لبھاتے ہیں